95028 ـ بےپرواہ اور بد دماغ خاوند کے منع کرنے کے باوجود بیوی کا نفلی روزہ رکھنا

سوال

میں ہر قسم کے وسائل مثلا نماز، روزہ اور نوافل، اور رات کے آخری حصہ میں تہجد کی ادائیگی، اور ہر جمعرات اور سوموار کو روزہ وغیرہ کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہوں، لیکن مجھے یہ علم ہوا ہے کہ عورت رمضان کے روزوں کے علاوہ کوئی روزہ خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی، اور کئی ایك اسباب کی بنا پر میں ایسا نہیں کرتی:
پہلا سبب یہ ہے کہ: سوال نمبر (1859) کے جواب میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ سب میرے خاوند پر فٹ ہوتا ہے، اور پھر وہ میرے ساتھ مباشرت بھی نہیں کرتا چاہے میں نے روزہ رکھا ہو یا نہ رکھا ہو، وہ میرے بستر پر آنے سے ہی انکار کر دیتا ہے، اور دلیل یہ دیتا ہے کہ جب میں نماز فجر کے وقت اٹھتی ہوں تو اس کے آراح میں خلل پڑتا ہے، جس کی بنا پر میں دوسرے کمرے میں سوتی ہوں، تا کہ فجر اور قیام اللیل کا اجروثواب ضائع نہ ہو.
اور جب میں روزہ رکھنے کی اجازت مانگتی ہوں تو وہ مجھے اجازت دینے سے انکار کر دیتا ہے، جس کی بنا میں اس کے علم میں لانے کے لیے اسے کہتی ہوں کہ کل روزہ رکھونگی، اور اجازت نہیں لیتی، تو کیا میرے سارے روزے باطل ہیں، ـ یہ علم میں رہے کہ میں دو برس سے اس حالت کا شکار ہوں ـ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل تو یہی ہے کہ اگر خاوند گھر میں ہو تو بیوی نفلی روزہ اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ ا سکا خاوند موجود ہو اور وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5159) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026).

یہ چیز تو بیوی پر خاوند کے حق کی عظمت کی بنا پر مشروع کی گئی ہے، اور خاوند کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ بیوی کو روزہ رکھنے کی اجازت دے دے؛ کیونکہ ایسا کرنے میں بیوی کے نیکی و اطاعت کے کام میں معاونت ہوگی، اور خاوند کو بھی ا سکا اجروثواب حاصل ہوگا، اور اگر خاوند کو دن کے وقت بیوی کے پاس جانے کی حاجت نہ ہو

تو اس حالت میں بیوی کو روزہ نہ رکھنے دینا مکروہ ہے.

شیخ عبد اللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا مجھے بیوی کو نفلی روزے مثلا شوال کے چھ روزے رکھنے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے ؟

اور اگر میں منع کروں تو کیا مجھے ا سکا گناہ ہو گا ؟

شیخ کا جواب تھا:

" اگر خاوند گھر میں ہو تو بیوی سے مباشرت کی ضرورت کے پیش نظر بیوی کے لیے اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے؛ تو اگر بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو خاوند کو بیوی سے ہم بستری کی ضرورت ہونے کی شکل میں بیوی کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے، اور اگر خاوند کو بیوی سے مباشرت کرنے کی ضرورت اور حاجت نہ ہو تو خاوند کے لیے بیوی کو روزہ رکھنے سے منع کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر روزہ رکھنا بیوی کے لیے نقصاندہ ہو، یا پھر بچے کی تربیت میں خلل پیدا کرے یا بچے کو دودھ پلانے میں نقصاندہ ہو تو پھر وہ منع کر سکتا ہے، چاہے وہ شوال کے روزے ہوں یا دوسرے نفلی روزے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 167).

اور اگر بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو اس کے فعل کی حرمت کے ساتھ روزہ صحیح ہو گا.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

فقھاء اس پر متفق ہیں کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عورت کا خاوند موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے "

اور اس لیے بھی کہ خاوند کا حق فرض ہے، تو کسی نفل کے لیے فرض ترک کرنا جائز نہیں.

اور اگر عورت خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو جمہور علماء کے ہاں حرمت کے ساتھ ا سکا روزہ صحیح ہوگا، اور احناف کے ہاں کراہت تحریمی ہے، لیکن شافعی حضرات نے حرمت کو خاص کیا ہے کہ تکرار ہو تو حرام ہے، لیکن جس میں تکرار نہ ہو مثلا یوم عرفہ یا عاشوراء، یا شوال کے چھ روزے یہ خاوند کی اجازت کے بغیر رکھ سکتی ہے، لیکن اگر وہ منع کر دے تو پھر نہیں.

اور اگر خاوند غائب ہو تو پھر اجازت كى ضرورت نہيں، اس كى دليل حديث كا مفہوم اور نہى كا ختم ہونا ہے " انتہى.

ديكھيں: الموسوعة الفقھية (28 / 99).

دوم:

اور اس صورت ميں كہ خاوند نے بيوى كو چھوڑ ركھا ہو، اور اس سے ازدواجى تعلقات قائم نہ كرتا ہو، اور معاشرت كے حقوق كى ادائيگى نہ كر رہا ہو، اور بيوى كو صرف بيوى پر تسلط قائم ركھنے كے ليے روزہ ركھنے كى اجازت نہ دے، تو پھر خاوند كو اجازت كا كوئى حق نہيں رہتا، بلكہ بيوى خاوند كى اجازت كے بغير ہى روزہ ركھ سكتى ہے، چاہے اجازت نہ بھى لے اور خاوند كى موافقت اور عدم موافقت دونوں برابر ہونگى.

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ " بلوغ المرام كى شرح " (مخطوطہ) ميں كہتے ہيں:

" خاوند حاضر ہو تو بيوى كے ليے اجازت كے بغير روزہ ركھنا حلال نہيں، اس ميں حكمت يہ ہے كہ ہو سكتا خاوند كو بيوى سے مباشرت كى ضرورت ہو، اور بيوى كا روزہ خراب كرنا پڑے، اور يہ اس كے حق كو پورا كرنا ہے.

اور كيا يہ اس كے ساتھ مقيد ہے كہ اگر جب خاوند بيوى كے حقوق كى ادائيگى نہ كرے، تو كيا بيوى اجازت كے بغير روزہ ركھ سكتى ہے ؟

جى ہاں؛ كيونكہ عدل يہى ہے كہ جب خاوند بيوى كے حقوق كى ادائيگى نہ كر رہا ہو، تو بيوى بھى اس كے حق ادا نہ كرے؛ كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

تو جو كوئى بھى تم پر زيادتى كرے تو تم بھى اس پر اتنى ہى زيادتى كرو جتنى تم پر ہوئى ہے البقرة (194). انتہى

يہاں ہم سوال كرنے والى بہن كو ايك چيز پر متنبہ كرتے ہيں كہ: اگر ا سكا خاوند نماز ادا نہيں كرتا تو اس كے ليے خاوند كے ساتھ باقى رہنا حلال نہيں؛ كيونكہ وہ نماز چھوڑنے كى وجہ سے مرتد ہو چكا ہے.

اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (33007) اور (4131) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اور اگر وہ كبيرہ گناہوں كا مرتكب ہے، تو پھر آپ كے ليے ـ اگر اسے وعظ و نصيحت كوئى فائدہ نہيں ديتى، اور آپ صبر نہيں كر سكتيں ـ افضل يہى ہے كہ آپ اس سے عليحدہ ہو جائيں.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (47335) كے جواب كا مطالعہ كريں، اس ميں شادى شدہ عورت كے ليے معصيت و نافرمانى كرنے والے كو وعظ و نصيحت كرنے كا حكم بيان كيا گيا ہے.

والله اعلم .